ہفتہ وار رسالہ: 284
WEEKLY BOOKLET: 284

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" کی ایک قسط بنام

نفل روزوں کے فضائل

صفحات: 21

روزہ داروں کے لیے بخشش کی بشارت 02
نفلی روزوں کے فضائل پر 13 فرامینِ مصطفےٰ 03
سخت گرمی میں روزے کی فضیلت 08
نفل روزے کے 13 مدنی پھول 18

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(یہ مضمون کتاب ”فیضانِ رمضان“ صفحہ 325 تا 332 اور 371 تا 384 سے لیا گیا ہے۔)

نفل روزوں کے فضائل

دعائے عطار: یاللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”نفل روزوں کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے، اُسے فرائض کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں پڑھنے اور نفل روزے رکھنے کی بھی سعادت نصیب فرما۔ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النّبیّین صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ﴿1﴾ وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے ﴿2﴾ میری سنّت زندہ کرنے والا ﴿3﴾ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ، ص131، حدیث:366)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

نفل روزوں کے دینی و دُنیوی فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے علاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ مت پوچھو بات! آدمی کا جی چاہے کہ بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ دینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنّم سے نَجات اور جنّت کا حصول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلق ہے تو دن کے اندر

www.dawateislami.net

کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہت سارے اَمراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اَصل یہ ہے کہ روزے دار سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے۔

روزہ داروں کے لیے بخشش کی بشارت

اللہ پاک پارہ 22 سُورَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الصّٰٓىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾ (پ22، الاحزاب: 35)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیّار کر رکھا ہے۔

وَ الصّٰٓىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ (ترجمہ: اور روزے والے اور روزے والیاں) کی تفسیر میں حضرتِ علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اس میں فرض اور نفل دونوں قسم کے روزے داخل ہیں۔ منقول ہے: جس نے ہر مہینے ایامِ بیض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ) کے تین روزے رکھے وہ روزے رکھنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

(تفسیر مدارک، 2/345)

اللہ پاک پارہ 29 سُوْرَۃُ الْحَآقّہ کی آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾﴾ "ترجَمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رَچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

www.dawateislami.net

حضرت شاہ عبدُ العزیز مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ آیتِ کریمہ کے اِس حصے: (گزرے ہوئے دنوں میں) کے تحت لکھتے ہیں: یعنی دنیا کے دنوں میں سے گزشتہ دنوں میں یا اُن دنوں میں جو کہ کھانے اور پینے سے خالی تھے اور وہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزوں کے دن ہیں اور دوسرے مَسنُون روزوں کے ایام جیسے ایامِ بیض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ)، عَرَفہ (یعنی 9 ذُوالحِجَّۃِ الحرام) کا دن، روزِ عاشورا، پیر کا دن، جمعرات کا دن اور شبِ براءَت کا دن وغیرہ۔ (تفسیر عزیزی، 2/103) حضرتِ امام مُجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (گزرے ہوئے دنوں میں) سے مُراد روزوں کے دن ہیں اب مطلب یہ ہوا کہ تم کھاؤ اور پیو اُس کے بدلے میں جو تم نے روزے کے دنوں میں اللہ پاک کی رضا میں خود کو کھانے پینے سے روکا۔ (لہٰذا جنّت میں کھانا پینا دنیا میں کھانے پینے سے رُکنے کا بدل ہو جائے گا)

(تفسیر روح البیان، 7/143)

”ماہِ رَمَضان مبارک“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے نفلی روزوں کے فضائل پر 13 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ جنّت کا انوکھا درخت

جس نے ایک نفل روزہ رکھا اُس کیلئے جنت میں ایک دَرَخْت لگا دیا جائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہو گا، وہ شہد جیسا میٹھا اور خوش ذائقہ ہو گا، اللہ پاک بَروزِ قیامت روزہ دار کو اُس دَرَخت کا پھل کھلائے گا۔ (معجم کبیر، 18/366، حدیث: 935)

﴿2﴾ 40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دُوری

جس نے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے

www.dawateislami.net

چالیس سال (کی مَسافت کے برابر) دُور فرمادے گا۔ (جمع الجوامع، 7/190، حدیث:22251)

﴿3﴾ دوزَخ سے 50 سال کی مَسافت تک دُوری

جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی پچاس سالہ مسافت (یعنی فاصلے) تک دور فرمادے گا۔
(کنزالعمال، 8/255، حدیث:24149)

﴿4﴾ زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

اگر کسی نے ایک دِن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دِن ملے گا۔ (ابویعلیٰ، 5/253، حدیث:6104)

﴿5﴾ جہنّم سے بہت زیادہ دُوری

جس نے اللہ پاک کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، اللہ پاک اُسے جہنّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابَیْن (یعنی درمیان) فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے جہنّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے۔ (مجمع الزوائد، 3/445، حدیث:5177)

﴿6﴾ کوّا بچپن تا بڑھاپا اُڑتا رہے یہاں تک کہ۔۔۔

جس نے ایک دن کا روزہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے رکھا، اللہ پاک اُسے جہنّم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر جائے۔ (ابویعلیٰ، 1/383، حدیث:9147)

﴿7﴾ روزے جیسا کوئی عمل نہیں

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ”یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وسلم مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤں۔“ فرمایا: ”روزے کو خود پر لازم کرلو کیونکہ اس کی مِثل کوئی عمل نہیں۔“ راوی کہتے ہیں: ”حضرتِ ابواُمامہ رضی اللہ عنہ کے گھر دن کے وَقت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے، روزہ رکھتے تھے)۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، 5/179، حدیث:3416)

﴿8﴾ روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے

صُوْمُوْا تَصِحُّوا۔ یعنی روزہ رکھو تَندُرُست ہو جاؤ گے۔

(معجم اوسط، 6/146، حدیث:8312)

﴿9﴾ محشر میں روزہ داروں کے مزے

قیامت کے دن جب روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، ان کے لئے دستر خوان لگایا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا: ”کھاؤ! کل تم بھوکے تھے، پیو! کل تم پیاسے تھے، آرام کرو! کل تم تھکے ہوئے تھے۔“ پس وہ کھائیں گے، پئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مَشَقَّت اور پیاس میں مُبتلا ہوں گے۔

(جمع الجوامع، 2/334، حدیث:2462)

﴿10﴾ ...تو وہ جنّت میں داخل ہو گا

جو ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ کہتے ہوئے انتقال کر گیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اور جس نے کسی دِن اللہ پاک کی رِضا کیلئے روزہ رکھا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخِلِ جنت ہو گا۔ اور جس نے اللہ پاک کی رِضا کیلئے صَدَقہ کیا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخِلِ جنت ہو گا۔

(مسند امام احمد، 9/90، حدیث:23384)

﴿11﴾ جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے

حضرت اُمِّ عُمارہ بنتِ کَعب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و

www.dawateislami.net

مکان، رحمتِ عالَمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ!“ میں نے عرض کی: ”میں روزے سے ہوں۔“ تو فرمایا: ”جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فرشتے اُس روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“ (ترمذی، 2/205، حدیث: 785)

﴿12﴾ ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ سے ارشاد فرمایا: ”اے بلال! (رضی اللہُ عنہ) آؤ ناشتہ کریں۔“ تو (حضرتِ) بِلال رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: ”میں روزے سے ہوں۔“ تو رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”ہم اپنا رِزق کھا رہے ہیں اور بلال (رضی اللہُ عنہ) کا رِزق جنت میں بڑھ رہا ہے۔“ پھر فرمایا: ”اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔“ (ابن ماجہ، 2/348، حدیث: 1749)

﴿13﴾ روزے میں مرنے کی فضیلت

”جو روزے کی حالت میں مَرا، اللہ پاک قیامت تک کیلئے اُس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔“ (الفردوس بمأثور الخطاب، 3/504، حدیث: 5557)

نیک کام کے دوران مرنے کی سعادت

خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے بلکہ کسی بھی نیک کام کے دَوران موت آنا اچھی بات ہے۔ مثلاً باوُضو یا دورانِ نَماز مرنا، سفرِ مدینہ کے دَوران رُوح قبض ہونا، دَورانِ حج مکۂ مکرّمہ، مِنٰی، مُزدَلفہ یا عَرَفات شریف میں انتقال، دعوت

www.dawateislami.net

اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے دَوران دنیا سے رخصت ہونا، یہ سب عظیم سعادتیں ہیں جو کہ صرف خوش نصیبوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے حضرتِ خَیْثَمَہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ”صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ کسی اچھے کام مثلاً حج، عمرہ، غزوہ (جِہاد)، رَمضان کے روزے وغیرہ کے دوران موت آئے۔“ (حلیۃ الاولیاء، 4/123)

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

نیک کام کے دَوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت صرف مقدر والوں کا حصّہ ہے۔ اِس ضِمن میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اجتماعی سنّتِ اعتکاف کی ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنے کا عزمِ مُصَمَّم کرلیجئے۔ مدینۃُ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات، الہند) کے کالو چاچا (عُمر تقریباً 60 برس) رَمَضانُ المُبارَک (1425ھ، 2004ء) کے آخری عشرے میں شاہی مسجِد (شاہِ عالم، احمد آباد شریف) میں مُعتَکِف ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف پہلی ہی بار کیا تھا۔ اعتکاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ ”72 نیک اعمال“ میں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے ”نیک عمل“ پر عمل کا خوب جذبہ ملا۔ 2 شَوّالُ الْمُکَرَّم یعنی عیدُ الفِطر کے دوسرے روز، سنتوں کی تربیت کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کیا۔ مَدَنی قافلے سے واپسی کے پانچ یا چھ دن بعد یعنی 11 شوالُ المکرم 1425ھ، 24 نومبر 2004ء کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، گو مصروفیت تھی مگر تاخیر کی

www.dawateislami.net

صورت میں پہلی صف فوت ہونے کا خدشہ تھا، لہٰذا اسارا کام چھوڑ کر مسجد کا رُخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجد میں پہنچ گئے، وُضو کر کے جوں ہی کھڑے ہوئے فوراً گر پڑے ، کلمہ شریف اور دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ سبحانَ اللہ ! جس کو مرتے وَقت کلمہ شریف پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے اِن شاءَ اللہُ الکریم اس کا قبر و حشر میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: "جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہو، وہ داخِلِ جنّت ہو گا۔" (ابوداود، 3/255، حدیث:3116)

مزید دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بَرَکت سنئے: انتقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ والدِ مرحوم سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مسکراتے ہوئے فرمارہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی دینی ماحول کی برکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر، مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
رب کی رَحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر، مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
(وسائلِ بخشش، ص640)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سخت گرمی میں روزے کی فضیلت (حکایت)

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک سمُندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اُٹھادیئے گئے تو ہاتفِ غیب نے پکارا: "اے سفینے

www.dawateislami.net

والو! ٹھہرو! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر کیا لیا ہے؟“حضرتِ ابو موسیٰ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا:”اگر تم بتا سکتے ہو تو ضرور بتاؤ۔“اُس نے کہا:”اللہ پاک نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو اللہ پاک کے لئے پیاسا رکھے اللہ پاک اسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت میں) سیراب کرے گا۔“ راوی فرماتے ہیں: حضرتِ ابو موسیٰ رضی اللہُ عنہ کی عادت تھی کہ سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے تھے۔(الترغیب والترہیب،2/51،حدیث:18)

قیامت میں روزہ دار کھائیں گے

تابعی بزرگ حضرتِ عبد اللہ بن رَباح اَنصاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک راہِب سے سنا:”قیامت کے دن دستر خوان بچھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار اُن پر سے کھائیں گے۔“(ابن عساکر،5/534)

ایامِ بیض کے روزے

ہر مدنی ماہ (یعنی سنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین 3 روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شمار دُنیوی اور اُخرِوی فوائد ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے”ایامِ بِیض“یعنی چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو رکھے جائیں۔

ایامِ بیض کے روزوں کے متعلق 3 رِوایات

﴿1﴾ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت حَفْصہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت ہے، اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چار چیزیں نہیں چھوڑتے تھے، عاشورا کا روزہ اور عشرۂ ذُوالْحِجَّہ کے روزے اور ہر مہینے میں تین 3 دن کے روزے اور فجر (کے فرض) سے پہلے دو 2 رکعتیں (یعنی دو سنتیں)۔ (نسائی، ص395، حدیث:2413) حدیثِ پاک کے اس حصے ”عشرۂ ذُوالحِجہ کے روزے“ سے

www.dawateislami.net

مراد ذُوالحِجَّہ کے ابتدائی نو دنوں کے روزے ہیں، ورنہ دس ذُوالحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،3/195 ماخوذا)

﴾2﴿ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے کہ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اَیّامِ بِیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حَضَر (یعنی قیام) میں۔ (نسائی، ص386، حدیث:2342)

﴾3﴿ اُمُّ المُؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: ”انبیا کے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔“ (ترمذی،2/186، حدیث:746)

ایامِ بیض کے روزوں کے بارے میں 5 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴾1﴿ ”جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنّم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔“ (ابن خزیمہ،3/301، حدیث:2125) ﴾2﴿ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دَہر (یعنی ہمیشہ) کے روزے۔ (بخاری،1/649، حدیث:1975) ﴾3﴿ رَمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی (یعنی جیسے نِفاق) دُور کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد،9/36، حدیث:23132) ﴾4﴿ جس سے ہوسکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (معجم کبیر،25/35، حدیث:60) ﴾5﴿ جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔ (نسائی، ص396، حدیث:2417)

مرنے کی دعائیں مانگتے تھے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَیّامِ بِیض کے روزوں، نیکیوں اور سنّتوں کا ذِہن بنانے

www.dawateislami.net

کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کا دینی ماحول اپنالیجئے، صرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، سنتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقِانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، رَمَضانُ الْمُبارک کا اِجتماعی اعتکاف بھی فرمایئے، اِن شاءَ اللہ وہ قلبی سکون میسر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اِس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے، چنانچِہ تحصیل ٹَھل (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک نوجوان انتہائی فسادی اور شریر تھے، لڑائی جھگڑا ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا، ان کی شرانگیزیوں سے سارا محلہ تنگ تھا اور گھر والے تو اس قدر بیزار تھے کہ ان کے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی بھائیوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں رَمَضانُ المبارک کے اِجتماعی اعتکاف کی دعوت پیش کی، انہوں نے مروت میں ہاں کر دی اور رَمَضانُ المبارک (1420ھ 1999ء) میں میمن مسجد جیکب آباد میں عاشقانِ رسول کے ساتھ معتکف ہو گئے۔ دَورانِ اِعتکاف انہیں وُضو، غُسل، نماز کا طریقہ نیز حقوقُ اللہ و حقوقُ العباد اور احترامِ مسلم کے اَحکام سیکھنے کو ملے، سنتوں بھرے پُرسوز بیانوں اور رقت انگیز دعاؤں نے انہیں ہلا کر رکھ دیا۔ بصد ندامت انہوں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمنگ پیدا ہوئی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ انہوں نے عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سر کو سبز عمامہ شریف کے تاج سے سرسبز کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ نیکی کی دعوت کے شیدائی بن گئے۔

آؤ آکر گناہوں سے توبہ کرو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
رَحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائل بخشش، ص640)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”مصطفٰے“ کے پانچ حروف کی نسبت سے پیر شریف اور جمعرات کے روزوں کے متعلق 5 روایات

﴿1﴾ حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے، رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (ترمذی،2/187،حدیث:747)تاکہ روزے کی برکت سے رحمتِ الٰہی کا دریا جوش مارے۔(مراٰۃ،3/188)

﴿2﴾ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر شریف اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے، اِس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: ان دونوں دنوں میں اللہ پاک ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنھوں نے باہَم (یعنی آپس میں) جدائی کرلی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صُلح کرلیں۔(ابن ماجہ،2/344،حدیث:1740)

مشہور مفسرِ قرآن حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت مرآۃ جلد 3 صفحہ 196 پر فرماتے ہیں: سبحانَ اللہ! یہ دونوں دن بڑی عظمت اور برکت والے ہیں کیوں نہ ہوں کہ انہیں عظمت والوں سے نِسبت ہے،”جمعرات“توجمعہ کا پڑوسی ہے اور حضرتِ آمنہ خاتون رضی اللہُ عنہا کے حامِلہ ہونے کا دن ہے، اور”پیر“ حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت کا دن بھی ہے اور نزولِ قرآن کریم کا بھی۔

﴿3﴾ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ عائِشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا رِوایت فرماتی ہیں: نبیوں کے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر اور جمعرات کے روزے کا خاص خیال رکھتے تھے۔
(ترمذی،2/186،حدیث:745)

www.dawateislami.net

﴿4﴾ حضرت اَبُو قَتَادَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پیر شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا: اِسی میں میری وِلادت ہوئی، اِسی میں مجھ پر وَحی نازل ہوئی۔
(مسلم، ص591، حدیث:198، 1162)

﴿5﴾ حضرت اُسامہ بن زَید رضی اللہ عنہ کے غلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں کہ اُسامہ بن زَید رضی اللہ عنہما سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ تَرک نہیں کرتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی: کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اِس بڑی عمر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اَعمال پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، 3/392، حدیث:3859)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”جَنَّت“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے بدھ اور جمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

﴿1﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: جو بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اُس کے لئے جہنّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (ابو یعلی، 5/115، حدیث:5610)

﴿2﴾ حضرتِ مُسلم بن عُبَیدُ اللہ قَرَشی رضی اللہ عنہ اپنے والدِ مُکَرَّم رضی اللہ عنہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہِ رِسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں یا تو خود عرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ سرکار صلی اللہ علیہ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وسلَّم خاموش رہے، پھر دوسری مرتبہ عرض کی پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر اِستفسار فرمایا کہ روزے کے مُتَعَلِّق کس نے سوال کیا؟ عرض کی: میں نے یا نبیَّ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! تو جواباً ارشاد فرمایا: بے شک تجھ پر تیرے گھر والوں کا حق ہے تو رَمضان اور اس سے مُتَّصِل مہینے (شوال) اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھ کہ اگر تو ایسا کرے گا تو گویا تُو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔(شعب الایمان، 3/395، حدیث:3868)

﴿3﴾ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "جس نے رَمضان، شَوّال، بدھ اور جُمعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخِلِ جنت ہو گا۔" (سنن کبریٰ للنسائی، 2/147، حدیث:2778)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

"کرم" کے تین حُرُوف کی نسبت سے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزوں کے فضائل پر مشتمل 3 فرامین مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ جس نے بدھ، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھا اللہ پاک اُس کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصّہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔
(معجم اوسط، 1/87، حدیث:253)

﴿2﴾ جس نے بدھ، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھا اللہ پاک اُس کیلئے جنت میں موتی اور یاقوت وزَبرجَد کا محل بنائے گا اور اُس کیلئے دوزخ سے براءَت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔(شعب الایمان، 3/397، حدیث:3873)

﴿3﴾ جس نے بدھ، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھا پھر جمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تَصَدُّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گناہ کئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائے گا جیسے اُس دِن کہ اپنی ماں

www.dawateislami.net

کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔(اشعب الایمان،3/397،حدیث:3872)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰی مُحَمَّد

”جمعہ“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے جمعہ کے روزے کے متعلق 4 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ ”جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ پاک اسے آخِرت کے دس دِنوں کے برابر اَجْر عطا فرمائے گا اور وہ ایام (اپنی مقدار میں) اَیامِ دنیا کی طرح نہیں ہیں۔“

(شعب الایمان،3/393،حدیث:3862)

فتاوٰی رضویہ جلد10 صفحہ 653 پر ہے: روزۂ جمعہ یعنی جب اِس کے ساتھ پَنْج شَنْبَہ یا شَنْبَہ (یعنی جمعرات یا ہفتے کا روزہ) بھی شامل ہو، مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔

﴿2﴾ ”جس نے جمعہ ادا کیا اور اِس دِن کا روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نکاح میں حاضر ہوا تو اُس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔“

(معجم کبیر،8/97،حدیث:7484)

﴿3﴾ ”جس نے روزے کی حالت میں یومِ جمعہ کی صبح کی اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور صَدَقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جنّت واجب کر لی۔“

(شعب الایمان،3/393،حدیث:3864)

﴿4﴾ ”جس نے بروزِ جمعہ روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور مِسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے چالیس سال کے گناہ لاحِق نہ ہوں گے۔“(شعب الایمان،3/394، حدیث:3865) حدیثِ پاک کے اس حصّے ”اُسے چالیس سال کے گناہ لاحق نہ ہوں گے“ سے

مرادیا تو اُسے نیکی ہی کی توفیق ملے گی یا گناہ صادر ہوئے تو ایسی توبہ کی توفیق مل جائے گی جو اس کے گناہوں کو مٹادے گی۔

حضرت عبدُ اللہ بِن مَسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بَہُت کم جمعہ کا روزہ ترک فرماتے تھے۔ (شعب الایمان، 3/394، حدیث:3865)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشورا کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اِسی طرح جمعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خصوصیت کے ساتھ تنہا جمعہ (اس مسئلے کا خلاصہ آگے آرہا ہے) یا صِرف ہفتے کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنزِیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جمعہ یا ہفتہ آگیا تو تنہا جمعہ یا ہفتے کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مثلاً 15 شَعبانُ المُعَظَّم، 27 رَجَبُ المُرَجَّب وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”فَضل“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانعت پر 3 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ شبِ جمعہ کو دیگر راتوں میں شب بیداری کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی یومِ جمعہ کو دیگر دنوں میں روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔ (مسلم، ص576، حدیث:1144)

مشہور مُفسّرِ قرآن حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مرآۃ جلد 3 صفحہ 187 پر ”شبِ جمعہ کو دیگر راتوں میں شب بیداری کیلئے خاص نہ کرو۔“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جمعہ کی رات میں عبادت کرنا منع نہیں، بلکہ اور راتوں میں بالکل عبادت نہ کرنا مناسب نہیں کہ یہ غفلت کی دلیل ہے چونکہ جمعہ کی رات ہی زیادہ عظمت والی ہے، اندیشہ

www.dawateislami.net

تھا کہ لوگ اس کو نفلی عبادتوں سے خاص کرلیں گے اس لیے اسی رات کا نام لیا گیا۔

﴿2﴾ تم میں سے کوئی ہرگز جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن ملا لے۔(بخاری،1/653،حدیث:1985)

﴿3﴾ جمعہ کا دِن تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔(الترغیب والترہیب،2/81،حدیث:11)

احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ تنہا جمعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے مگر یہ ممانعت صرف اُسی صورت میں ہے جبکہ خصوصیت کے ساتھ جمعہ ہی کا روزہ رکھا جائے اگر خصوصیت نہ ہو مثلاً جمعہ کے روز چھٹی تھی اِس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزہ رکھ لیا تو کراہت نہیں۔ مشہور مُفسّرِ قرآن حکیمُ الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مرآۃ جلد 3 صفحہ 187 پر فرماتے ہیں: مثلاً کوئی شخص ہر گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا عادی ہو اور اتفاق سے اس دن جمعہ آجائے تو رکھ لے، اب خلافِ اولیٰ بھی نہیں۔

روزۂ جمعہ کے متعلق ایک فتویٰ

اِس ضمن میں فتاوٰی رضویہ (مُخرَّجَہ) جلد 10 صفحہ 559 سے معلوماتی سُوال جواب ملاحظہ ہوں: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلے میں کہ جمعہ کا روزۂ نفل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شخص نے جمعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا: جمعہ عیدُ الْمُؤمنین ہے، روزہ رکھنا اس دن میں مکروہ ہے اور بِاِصرار بعدِ دوپہر کے روزہ تُڑوا دیا اور کتاب ”سِرُّ الْقُلُوب“ میں مکروہ ہونا لکھا ہے، دکھلا دیا۔ ایسی صورت میں روزہ توڑنے والے کے ذِمّے کفارہ ہے یا نہیں؟ اور تُڑوانے والے کو کوئی الزام ہے یا نہیں؟ الجواب: جمعہ کا روزہ خاص اس نیت سے (رکھنا) کہ آج جمعہ ہے اس کا روزہ بِالتّخصِیص (یعنی خصوصیت سے رکھنا) چاہئے، مکروہ ہے، مگر

www.dawateislami.net

نہ وہ کراہت کہ توڑنا لازم ہوا، اور اگر خاص بہ نیتِ تخصیص نہ تھی تو اصلاً کراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شخص کو اگر نیتِ مکروہہ پر اطلاع نہ تھی جب تو اعتراض ہی سرے سے حماقت ہوا اور روزہ تُڑوا دینا شَرع پر سخت جرأت اور اگر اطلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ تڑوانا اور وُہ بھی بعدِ دوپہر کے، جس کا اختیار نفل روزے میں والدین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تڑوانے والا دونوں گُنہ گار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازم ہے کَفّارہ اصلاً (یعنی بالکل) نہیں۔وَاللّٰهُ تعالٰی اَعلَم۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

ہفتہ اور اتوار کے روزے

حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللہُ عنہا سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہفتے اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے: "یہ دونوں (یعنی ہفتہ اور اتوار) مُشرکین کی عید کے دِن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔" (ابن خزیمہ، 3/318، حدیث: 2176)

تنہا ہفتے کا روزہ رکھنا منع ہے۔ چنانچہ حضرتِ عبد اللہ بن بُسر رضی اللہُ عنہ اپنی بہن رضی اللہُ عنہا سے رِوایت کرتے ہیں کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو۔" حضرتِ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حَسَن ہے اور یہاں ممانعت سے مراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کر لینا ہے کہ یہودی اِس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (ترمذی، 2/186، حدیث: 744)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

"اے شہنشاہِ مدینہ" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے روزۂ نَفْل کے 13 مَدَنی پھول

﴿1﴾ ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو

والدین کی اطاعت کرے۔(ردالمحتار، 3/478)﴿2﴾شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔(درمختار، 3/477)﴿3﴾نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔(درمختار، 3/477)﴿4﴾نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مَثَلاً عورت کو روزے کے دَوران حیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضا واجب ہے۔(درمختار، 3/474)﴿5﴾نفل روزہ بلا عُذر توڑنا، ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گزرے گا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اَذِیت ہو گی تو نفل روزہ توڑنے کیلئے یہ عذر ہے بشرطیکہ یہ بھروسا ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور یہ بھی شرط ہے کہ ضحوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔(درمختار، ردالمحتار، 3/475،456)﴿6﴾والدین کی ناراضی کے سبب عصر سے پہلے تک نفل روزہ توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔(درمختار، ردالمحتار، 3/477)﴿7﴾اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضحوۂ کُبریٰ سے قبل نفل روزہ توڑ سکتا ہے مگر قضا واجب ہے۔(درمختار، 3/477،473)﴿8﴾اِس طرح نیت کی کہ "کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔" یہ نیت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔(عالمگیری، 1/195)﴿9﴾ملازِم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو "مُستَاجِر" (یعنی جس نے ملازَمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اجازت ضروری ہے۔ اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں۔[1] (درمختار، 3/478)﴿10﴾طالبِ علمِ دین اگر نفل روزہ رکھتا ہے تو کمزوری ہوتی، نیند چڑھتی اور سُستی کے سبب طلبِ علمِ دین میں رکاوٹ کھڑی ہوتی ہے تو افضل یہ ہے نفل روزہ نہ رکھے۔﴿11﴾حضرت

1 ... ملازمت کے متعلق بہترین معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ صرف 22 صفحات کا رسالہ "حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول" کا ضرور مطالعہ فرمایئے۔

www.dawateislami.net

داؤد علیہ السّلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا "صَومِ داؤدی" کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "افضل روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السّلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دِن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فِرار نہ ہوتے تھے۔"

(ترمذی، 2/197، حدیث:770)

﴿12﴾ حضرت سلیمان علیہ السّلام تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن وَسط (یعنی بیچ) میں اور تین دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَوَاسط اور اَواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (ابن عساکر، 24/48)

﴿13﴾ صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزے رکھنا سوا ان پانچ دنوں یعنی شوال کی یکم اور ذِی الحجہ کی دسویں تا تیرھویں کے، جن میں روزہ رکھنا حرام ہے) مکروہِ تنزیہی ہے۔ (درمختار، 3/391)

ہمیشہ روزہ رکھنا

ہمیشہ کے روزوں سے ممانعت پر "بخاری شریف" کی یہ حدیث بھی ہے اور اس کا مفہوم بھی علما نے تاویل کے ساتھ بیان فرمایا ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ یعنی جو ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے رکھے ہی نہیں۔

(بخاری، 1/651، حدیث:9179)

شارِحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اگر اس خبر کو "نَہی" کے معنی میں مانیں (یعنی اگر اس حدیث کا یہ معنٰی لیں کہ ہمیشہ روزے رکھنا منع ہے اور جو رکھے گا تو اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا) تو (اس صورت میں حدیث کا) یہ ارشاد ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کا ظنِّ غالب ہو کہ اتنے کمزور ہو جائیں گے کہ جو حُقوق ان پر واجب ہیں اُن کو ادا نہیں کر پائیں گے خواہ

www.dawateislami.net

وہ حقوق دینی ہوں یا دُنیوی، مثلاً نماز، جہاد، بچّوں کی پرورش کے لیے کمائی اور (پہلی صورت سے ہٹ کر دوسری صورت یہ بنتی ہے کہ) اگر مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے (اگر) ان (روزہ داروں) کا ظنِّ غالب ہو کہ حقوقِ واجبہ تو کماحقُّہٗ (یعنی مکمّل طور پر) ادا کرلیں گے، مگر حقوقِ غیرِ واجبہ ادا کرنے کی قوت نہیں رہے گی، ان کے لیے روزہ مکروہ یا خلافِ اَولیٰ ہے اور جنہیں اس کا ظنِّ غالب ہو کہ صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنے کے باوجود تمام حقوقِ واجبہ، مَسنونہ، مُستحَبّہ کَماحَقُّہٗ (یعنی مکمّل طور پر) ادا کرلیں گے ان کے لیے کراہت بھی نہیں۔ بعض صحابۂ کرام جیسے ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہما صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھتے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں منع نہیں فرمایا، اسی طرح بہت سے تابعین اور اولیائے کرام سے بھی صومِ دَہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنا منقول ہے۔

(اشعۃ اللمعات، 2/100)(نزہۃ القاری، 3/386 ملخصا)

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں زندگی، صحت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب نفل روزے رکھنے کی سعادت عنایت فرما، انہیں قبول بھی کر، ہمیں بے حساب بخش دے اور ہمارے پیارے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

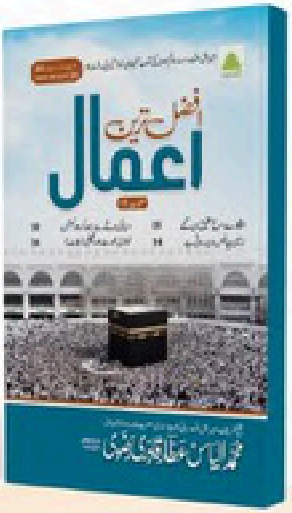

978-969-722-442-5
01082385

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net